

آنکھیں اس کی آنکھوں میں ملا دیں؟“  
 اسٹورٹ: ”اگر تمہاری ہی منشا ہے اور تم بصد ہو تو میں ہر طرح  
 تمہارے لئے حاضر ہوں؟“  
 وینی فرڈ: تو سنئے میں نے اس شخص سے شادی کا وعدہ کیا ہے جو  
 میرے ساتھ بچپن سے اسی میل ہرسٹ گاؤں میں کھیلتا رہا  
 ہے۔ اور یہ ان ایام کا ذکر ہے جب تم جو ان تھے۔ اور جو انہروں کے  
 کام ہندوستان میں کرتے تھے۔ یہ اس نے خوشامداتہ کہا۔ کیونکہ  
 اس کو اس ۲۵ سالہ کا کبھی اس ضلع میں خیال تک بھی نہ ہوا تھا  
 درحالیکہ وہ بینل برس کی تھی۔

اسٹورٹ: ”وہ اور دو ملائیں تو چار ہوتے ہیں۔ شاید تم اسی پادری  
 لانگڈن ٹریننگھم کا ذکر کر رہی ہو۔ جو آج کے واقعہ کے بعد بے پادری  
 کی جگہ کا مستحق ہے؟“

وینی (نے خوف زدہ نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا۔ اور کہا۔)  
 ہاں وہ لانگڈن ہی ہے۔ جو اس قدر خوش اخلاق ہے کہ اگر تمہاری  
 اس سے ملاقات ہو جائے تو تم فوراً ہی اسے پسند کرنے لگو گے۔ دوسرے  
 میں خود ہی چاہتی ہوں کہ تم اس سے اخلاص پیدا کرو۔ خواہ  
 میری ہی خاطر تمہیں ایسا نہ کیوں کرنا پڑے۔

اسٹورٹ: بیوفانی سے عزیزوں کی کھلا یہ عقدہ  
 نہ ہم کسی کے جہاں میں نہ ہمارا کوئی

جس کے جواب میں دینی نے اس کے ہاتھ میں سے اپنا ہاتھ تو نہ کھینچا مگر  
 زار و قطار روئے لگی۔ کیونکہ پہنہ کبھی اس کے خواب و خیال میں کبھی  
 نہ آیا تھا کہ اس کلچر پھر اکیلائی جو دور دراز ملکوں میں رہتا ہے اسکا گرویدہ  
 دینی فرڈ۔ ہچکیاں لیتی ہوئی۔ آہ پیارے میں تمہاری اس قدر مشتاق  
 ہوں کہ مجھے جواب دینا بھی ناگوار گذرتا ہے۔ مجھے سخت رنج ہوتا ہے  
 میں نے کبھی آج تک تمہارا خیال اس ضلع میں نہیں کیا۔ اور نہ اب کبھی  
 کر سکتی ہوں۔ اس کی ایک وجہ ہے۔

اسٹورٹ پیارے تم رو کر کیوں اپنا جی ہلکان کرتی ہو۔ مست رو۔  
 اور میری اس دلیرانہ گستاخ گفتگو کو معاف کر دو۔ ہائے میں نے اول  
 ہی کیوں نہ سمجھ لیا کہ تم مجھ ایسے قلاش کی قسمت میں نہیں ہو ۵  
 ایک قسمت ہے عدو کی کہ وہ خوش رہتا ہے  
 ایک قسمت ہے ہماری کہ خیریں رہتے ہیں  
 دینی فرڈ۔ آنسو پونچھتے ہوئے ۵ مجھے امید ہے کہ تم میری اس حرکت  
 کو معاف کرو گے اور وجہ بھی سن لو گے ۵  
 اسٹورٹ ۵ ہاں بخوشی۔ مگر میں یہ کہہ دیتا ہوں کہ میں تمہارے نتیجہ سے  
 خوش نہ ہوں گا ۵ ہائے افسوس ۵

نہ کسی کے باغ کا پھول ہوں نہ کسی کا حسن قبول ہوں  
 نقطہ ایک مفضل ہوں مجھے اپنے مرنے کا غم نہیں  
 دینی فرڈ ۵ مگر یہ تو ایک راز ہے جسے کیا تم پوشیدہ نہ رکھو گے۔ اور اپنی

جُورتباں میں شکر خدا ہو تو جانے  
وقتِ قضا نماز ادا ہو تو جانے

## نوال باب

### قبروں کے درمیان

کہئے نلے یہ مرے دل سے چلے سوؤ نلک یا ہمیں آج نہیں یا فلک پیر نہیں  
اس یادگار اتوار کے دن عصر کے وقت اسٹورٹ نے پورے  
دو چرٹ پیئے۔ اور باغیچہ سے اٹھ اپنے رہائش کے کمرہ میں گیا۔  
اس پر اس گرجا کی واردات کا سعمہ فوراً روز روشن کی طرح عیاں  
ہو گیا ہوتا۔ اگر اس وقت دینی نے صاف جواب دیکر اسکا دل نہ دکھایا  
ہوتا۔ علاوہ اس کے وہ سب اپنا مال و دولت دینے کو رہنمی ہوتا۔ اگر وہ  
اپنے آپ کو اس واردات کے روز یہاں آنے سے روک سکتا جس کے  
آئینہ کی طرح شفاف و صحیح واقعات بتا رہے تھے کہ دینی فرڈ کا نازک دل  
عنقریب ہی تکلیف دہ خراشیں اٹھانے والا ہے۔ کیونکہ اگر وہ غلطی  
نہیں کر رہا تھا۔ تو پھر یہ صحیح تھا کہ لڑکی کو آنے والی سیمبست کی خبر  
کھتی۔ بلکہ یہی وجہ تھی کہ دینی بہنت و سماجت اس کو اس بات پر راعب  
کر رہی تھی کہ وہ جس طرح بھی ہو پادری لانگڈن کی مدد کرے۔  
جبکہ وہ جانتی تھی کہ وہ اس کا دل توڑ چکی ہے، اسٹورٹ جس کی

بیشک میں تمہاری خاطر ایسا ضرور کروں گا۔  
 دینی فرڈ میں تمہاری از حد مشکور ہوں۔ یہ تمہاری عین عنایت  
 ہے۔ اور یہہ کہتے ہی اس کی باہنہ سے ہاتھ نکال لیا۔  
 تشنہ لب رکھا صدف کو بوند پانی کی نہ دی  
 دیکھ لی تہنے سمندر بس تری دریا دلی  
 لیکن جب وہ سر و قد گل اندام سیڑھیوں پر چڑھ مکان میں غائب  
 ہو گئی تو اسٹورٹ وہیں پھولوں کے تختہ میں ایک تپانی پیر بیٹھ گیا۔  
 اور اپنی جیب سے سگار کیس نکال اسمیں سے ایک چرٹ لے اس  
 کا سنہ کترا۔ اور اپنے پٹر مردہ دل سے یوں باتیں کرنے لگا۔  
 خوب تو اب مجھے قول لے گیا ہے۔ کہ میں اس شخص کے ساتھ  
 دوستی کروں جو میری دل شکنی اور مجھے از حد رنج دینے کا باعث ہوا  
 ہے۔ جس نے کہ ظاہر ادا قعات کی رو سے آج صبح گرجا کے اندرونی  
 کمرہ میں خود برٹے پادری کو قتل کیا ہے۔ یہ کہہ کر اس نے دیا سلائی جلا  
 اپنا چرٹ سلگایا ہے

ام نہیں اے آہ تو سارا زمانہ ہیج ہے  
 کچھ نہ کرے سب کو زیریں ہو آسماں ہو کوئی ہو  
 لیکن اب بہر صورت مجھے دینی فرڈ کی خاطر کوشش کر کے واردات  
 قتل کے معمرہ کو حل کرنا چاہئے۔ جو اس وقت بالکل پیچیدہ اور  
 پُر اسرار ہے

راڈ رک نے اچھل کر کھونٹی سے اپنی ٹوپی اتار لی۔ اور کہا آؤ۔ اس تو ا  
کی خاموش عصر کو میں تمہارے ساتھ مدوگارسراغ رسال کا کام دوں گا۔  
اسٹورٹ نے راڈی کے جملہ کا کچھ خیال نہ کیا۔ اووہ دونوں جھاڑیوں  
وکانے دار راستہ سے گرنے کو چلے گئے۔ راستہ میں اسٹورٹ نے پھر  
اس خیال کو دہرایا کہ آیا واقعی لانگڈن پادری کا قاتل ہے۔ یا کوئی  
اور۔ لیکن اب وہ اچھے خاصے محفے میں پھنس گیا تھا۔ جس سے اب  
وہ بمشکل نکل سکتا تھا۔ باسوائے اس بات کے کہ وہ دینی فرد کی مدد  
کریں۔ اس کے تجربہ نے اسے اپنے معلومات کی بابت خاموشی  
اختیار کرنا بھی سکھا دیا تھا۔

وہ دونوں ایک پرانی قسم کی چھوٹی پختہ عمارت جس پر تمام  
سبز بیل پھیلی ہوئی تھی۔ کے نزدیکی کھڑے جہاں بوڑھے رئیس  
کے لڑکے کی درخواست پر استھ ملازم گرجا جانے کنجیاں دیدیں۔ اور کہا  
کہ پولیس انسپکٹر نے اچھی طرح چھان بین کرنے کے بعد اپنی رپورٹ  
مکمل کر لی ہے۔ اور صاحب موصوف باسنگ اسٹوٹ واپس چلے  
گئے ہیں۔ اور لاش برٹے پادری ہی کے مکان میں تافیسلا اٹھا کر  
رکھ دی گئی ہے۔ لیکن کیا میں تمہارے ساتھ چلوں؟ مگر یہ دونوں اُسکی  
درخواست کو نا منظور کرتے ہوئے۔ گرجا کے برٹے دروازہ پر پہنچے۔ جسے  
کھول کر وہ مقدس عمارت سے گذر کر اندرونی کمرہ میں جا پہنچے یہاں  
آکسفورڈ کے طالب علم نے ہندوستانی پولیس فیسر کو رہنمائی کی عزت دی



طبیعت کے خلاف اور ظاہرانا ممکن کام اس کے سامنے تھے۔ مگر پچھلے  
دکھانا اس کی بہت مردانہ کے خلاف تھا۔ کیونکہ کام سخت مشکل اور  
پیچیدہ تھا۔ اس لئے اب وہ اس فکر میں تھا کہ کوئی ایسی صورت ہو  
کہ پادری لانگڈن پر آج نہ آوے۔ اور پیر اسرار قاتل بھی گرفتار ہو جا  
سیج ہے۔ ”عدو شود سب خیر“ مگر خدا خواہد۔

اسٹورٹ اپنے کمرہ سے باہر نکلا۔ تو اس نے شیشی پیل پاؤں والے  
اول ہال میں راڈرک کو صبح کی واردات کے بعد پڑمرودہ اور خاموشی  
کی حالت میں بیٹھے دیکھا۔ جو کہ اپنے اس چہرے بھائی کو دیکھ کر بہت  
محظوظ ہوا۔

راڈرک۔ ”آئیے میاں اسٹورٹ صاحب والد صاحب تو سو رہے  
ہیں۔ اور مجھے ڈرتا کہ شاید عصر کا وقت آپ نے ونی کو دیا ہو۔ مگر  
ہاں آؤ۔ اب ہم ذرا اہل کمر اس قتل کے بارے میں ذرا غور و خوض  
کریں۔ جس کی تحقیق کے واسطے میں جانتا ہوں کہ آپ بھی مستعد ہونگے؟“  
اسٹورٹ۔ ”نوجوان کی اس گفتگو پر مسکرا کے نہیں۔ بالکل تو ایسا  
نہیں۔ ہاں۔ کہے بغیر نہ رہوں گا کہ ایک حد تک میرا پیشہ مجھے  
مجبور کر رہا ہے۔ کہ میں ذرا اگر جادو مقام واردات کو پھر جا کر دیکھوں  
کیونکہ اب تو پولیس بھی اپنی کارروائی کر کے چلی گئی ہوگی۔ مگر خدا  
معلوم گرجے کی کنجیاں مل سکیں یا نہ؟ میں اپنی طرف سے تو کوئی تدبیر  
اٹھانہ رھوں گا۔“

اگر تم اس کو پہچانتے ہو تو مجھے بتاؤ۔

راڈرک۔ مدد کر کے شوق میں کھڑکی سے باہر جھانکا۔ اور جلدی ہٹ آیا اور کہا کیا میں اس کو نہیں جانتا؟ یہ تو فرانسیسی نواب ڈی۔ گورن ہے جو قلعہ لان کلور میں آکر رہا ہے۔ اور اس وقت کچھ ڈھونڈ رہا ہے اسٹورٹ۔ لاپرواہی سے مجھے بھی ایسا ہی خیال ہوا تھا آؤ دیکھیں وہ اپنی تلاش میں کامیاب ہوا یا نہیں۔ پھر وہ دونوں پردہ کی آڑ سے لائے قد نواب کو جو نیلے رنگ کا نفیس سوٹ پہنے ہوئے تھا) تاکتے رہے۔ جو قبروں میں سے ادھر ادھر پھر رہا تھا۔ اور کبھی کبھی جھک کر اس گھاس کو ہاتھ سے ہٹاتا تھا۔ جو قبروں کے درمیان خالی جگہ پر اُگی ہوئی تھی۔ چونکہ گھاس ذرا لابی تھی۔ اور جس کو پولیس اپنی دوران تلاش میں روند چکی تھی۔ نواب کو کچھ ہاتھ نہ آیا۔ تو وہ تھک کر سیدھا کھڑا ہو گیا۔ اور اپنے ارد گرد دیکھنے لگا۔ ادھر اسٹورٹ نے خفگی سے اپنے دل میں کہا خواہ کچھ ہی ہو۔ مگر اب تو وہ اپنی تلاش کو ختم کرنا نظر آتا ہے ادھر راڈی نے آمہتہ سے کہا ”جہاں تک میرا خیال ہے وہ ایک شوقیہ سراغ رسائی کرتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔“

اسٹورٹ۔ اور جس میں ہمیں بھی شامل ہونا چاہئے۔ میں نواب ڈی گورن سے جان پہچان کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ وہ احاطہ میں کھلنے والے دروازہ سے جسے پولیس نے ویسے ہی چھوڑ دیا تھا۔ قبل اس کے کہ نواب مر کر روانہ ہو۔ انہوں نے اُسے جالیا۔ اور جس نے دروازہ

جو سیدھا اول اس محرابی مقام پر گیا جہاں کہ اس کو دیہاتی پولیس والے نے نہ جانے دیا تھا۔ اور پھر وسط میں کھڑا ہو کر آہستہ آہستہ اپنی نگاہیں ہر چیز پر دوڑانے لگا۔ اول اس نے اس دروازہ کو جانچا جو احاطہ میں کھلتا تھا اور جس کی راہ سے مرحوم پادری اندر آیا تھا۔ او جس کے اندر سے چٹخنی لگی ہونے نے واردات قتل کو اور زیادہ پیچیدہ اور پڑا سرار بنا دیا تھا۔ اور اس کرم خور وہ لکڑی کے صندوق کو دیکھا جس میں گر جا کے منشی کے کپڑے اور کتابیں تھیں اور پھر نزدیک ہو کر اس نے الماری کا دروازہ کھولا۔ جس میں اس کو کھونٹی پر ٹنگے ہوئے زہدانہ چوغے اور اور دیگر انہیں کے متعلق کپڑے اور تبرکات پڑے نظر آئے اسٹورٹ نے ہر ایک چیز کو اکٹھا اکٹھا کر دیکھا۔ خانے کھولے۔ اور بند کئے۔ پھر ایک ساکت۔ ایک دو منٹ تک فرش کی طرف دیکھتا رہا۔ اور پھر راڈرک کی طرف گھوما۔ جس نے پر اشتیاق لہجہ میں پوچھا۔ کیا کچھ ملا؟

اسٹورٹ نہیں۔ ابھی سراغ نہیں ملا۔ یہ کہہ کر وہ الماری سے ہٹا اور خون کے داغ کی جگہ کو جو دھو دی گئی تھی۔ مگر نشان باقی تھا اپنے قدموں سے ناپنے لگا۔ اس کی بیمایش کرنے میں اسے ایک کھڑکی کے پاس سے ہو کر گزرنا پڑتا تھا۔ جہاں وہ ذرا جھجکا۔ مگر جب پوری جگہ اپنی تو اپنی قمیص کے کف پر کچھ یادداشت لکھتے ہوئے آہستہ سے بولا۔ راڈی باہر احاطہ میں کوئی آدمی ہے۔ ذرا چھپ کر دیکھو۔ کہ کون ہے



اگر ناگوار خاطر نہ ہو تو کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ آپ کا وہ کیا کام تھا؟،  
نواب۔ میں قاتل کے نقش قدم دیکھتا تھا۔ کیونکہ جلدی میں پولیس  
نے بہت سی چیزیں نہیں دیکھیں شاید میں ان کی غلطی کا کچھ سراغ  
لگا سکوں۔

اسٹورٹ۔ فوراً سمجھ گیا کہ نواب اس کو اڑنا چاہتا ہے۔ کیونکہ  
بارش بالکل ہوئی ہی نہیں تھی۔ اور زمین بالکل خشک تھی۔ تو آپ  
کا یہ خیال ہے کہ کوئی غلطی ہو گئی ہے؟

نواب نے اپنی پُرفریب آنکھیں اونچی کر کے جواب دیا۔ نہیں میں  
اس قدر دور نہیں جانا چاہتا۔ میں تو صرف اندرونی کمرہ سے اینوائے  
کے پاؤں کے نشان دیکھتا تھا کہ اگر کچھ پتہ چل جاتا تو یہ مُعمّہ حل ہو جاتا۔  
اسٹورٹ نے اس جواب کو خاموشی سے سُنا۔ مگر اس کی مشتاق  
آنکھیں کہہ رہی تھیں کہ وہ کچھ اور بھی کہنا چاہتا ہے۔

نواب۔ جناب کو مجھے مسٹر لائلڈن ٹریننگھم کی خدمت کرنے کا کوئی  
اعزاز یا فخر حاصل نہیں ہوا ہے اور جسے ایمانا میں بہت چاہتا ہوں  
میں تو اس کوشش میں تھا کہ کسی بد معاش کے پیر کے نشانات  
لمبائیں کہ مجھے میری محنت کا اجر ملے۔ اور یہ ظاہر ہو جاوے کہ قاتل  
گر جہاں تکھنے والے دروازہ سے نہیں بھاگا۔

راؤ رک۔ سجدہ اگر ایسا ہے تو کیا بات کہ اس کے چیرے بھائی نے  
ایک بے صبری کی نگاہ سے اُسے خاموش کر دیا۔

کھلنے کی آواز سن کر پیچھے پھر کر اپنی گریبہ مسکین صورت سے جیسر سب  
 علامات عیاں تھے۔ دیکھا۔ جبکہ اس کی صورت سے وہ غور و فکر نہ  
 ظاہر ہوتا تھا۔ جو اسٹورٹ نے اندرونی کمرہ کے کھڑکی سے دیکھا تھا۔  
 نواب۔ اسٹورٹ کو یک طرفی نگاہ سے دیکھتے ہوئے بولا۔ آہ مسٹر راڈرک  
 تم مجھ ایسے پر اشتیاق شخص کو دیکھ رہے ہو جس پر اس قتل کی  
 واردات نے بحد اثر کیا ہے۔ مجھے اس جائے واردات کے شوق نے  
 مجنون کر دیا ہے۔ اب میں یہ سن کر کہ پولیس اپنی کارروائی کر کے چلی  
 گئی ہو میں خود اپنی طور پر اس معمہ کے حل کی نیکی کوشش میں بیٹا یا ہوں  
 مگر جانے کا ظالم نے نرالا ڈھنگ نکالا ہے

سبھوں سے پوچھتا ہے کسے اسکو مار ڈالا ہے

راڈرک۔ ذرا متانت کے لہجہ میں کیا آپ مجھے اپنے ان عجیبے بھائی  
 مسٹر اسٹورٹ جو بنگال کی پولیس میں معمور ہیں آپ سے تعارف کرانے  
 کی اجازت دیں گے؟

اس کے بعد دونوں صاحبوں نے ایک دوسرے سے مصافحہ کیا  
 نواب بطریق زمانہ سازی کور نشات بجالایا۔ اور اسٹورٹ نے  
 ذرا اس سے زیادہ جھک کر ادب سے اس کا جواب دیا۔  
 نواب۔ ذرا مسکرا کر۔ مسٹر اسٹورٹ آپ شاید میرے اس شوقیہ  
 کام پر ہنسینگے۔

اسٹورٹ۔ ہنستے ہوئے کیا مجال میں ایسی بیہودہ حرکت تو نہ کر سکوں گا۔

اندرونی کمرہ کے دروازہ پر نمودار ہوا اور کہا کہ کھڑکی کو زبردستی سے  
کھولنے کی کوئی علامت نہیں معلوم ہوتی۔

## دسواں باب

### چارلی ہیکسٹ کا شروع کرتا ہے

یہ وہ جگہ ہے کہ آفت پہ آفت آتی ہے یہ وہ جگہ ہے کہ شامت پشامت آتی ہے  
اس قابل یا دگوار اتوار کے دوسرے روز کی صبح کو جب کہ ہارٹ  
لاک جنگل رجو پیل ہارٹ گھاؤں کا دوسرا نزدیکی سمسایہ تھا کی غیر  
لطف تنہائی میں اس گھاؤں کی واردات مثل و شور و غل کا کچھ اثر  
نہ پایا جاتا تھا۔ بلکہ ویسے ہی ہمیشہ کی طرح خاموش تھا۔ اگرچہ بعض  
وقت قریب کے پھولوں سے (جن کی خوشگوار مہک نے ایک عجیب  
ہی لطف پیدا کر کے دماغ کو معطر کر رکھا تھا) بلب کی دلکش آواز سنائی  
دیتی تھی۔ محافظ کے جھوپڑے کے نزدیک میدان میں جو مرغی  
خانے تھے ان کی مرغیوں نے دھن کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں) اب  
جھول نکال دیے تھے اور جوتار کے محفوظ جنگلوں میں بے ڈر اپنے  
نئے نئے پیارے پھلتے پھولتے بچوں کو جو دراصل تیتڑ کے بچے تھے  
چنگاری کھیں۔ اور بچے آزادی سے ادھر ادھر دوڑتے پھرتے تھے۔  
قریب کی ایک جھاڑی میں چنڈول دیوانہ وار اپنی بھلی آواز میں اپنا دل

اسٹورٹ میں آپ کی رائے سے متفق ہوں جو صاف ظاہر کرتی ہے  
 (گو میں خود مسٹر لانگڈن سے واقف نہیں) مگر یہ میں سمجھ سکتا ہوں  
 کہ آپ کو اس کی خاطر متطور ہے۔ لیکن افسوس آپ اپنی تلاش میں  
 کامیاب نہ ہوئے

نواب پرورد لہجہ میں یہ سخت ناامیدی ہے۔ جو مجھے رنج دیتی ہے۔  
 اور یہ کہتے ہوئے اس نے اپنی ٹوپی سنبھالی۔ اور اس کھڑکی نما دروازے  
 سے اپنے قلعہ کی سڑک پر ہولیا۔

اسٹورٹ نے اپنے خیالات میں مستغرق ایک چرٹ نکالا۔ اور اس  
 سے سلگنا نے میں دیا سلائی پر دیا سلائی جلانے لگا حتیٰ کہ نواب نگاہ  
 سے غائب ہو گیا۔ اور جب اس کو پورا یقین ہو گیا۔ تو جھٹ جس طرح  
 نواب کر رہا تھا یہ بھی اسی طرح قدموں سے ناپنے لگا۔ اور راڈی  
 اس کو آہیں مدد دینے لگا۔ مگر جب دیکھا کہ زمین تو پتھر کی طرح  
 سخت ہے اور ان کی کوشش رائیگاں جاتی ہے تو اس نے آخر راڈرک  
 سے کہا میرے خیال میں اس فصول کام کے علاوہ تم مجھے کچھ اور بھی  
 مدد دے سکتے ہو ذرا اندرونی کمرہ میں جا کر دیکھو۔ کہ وہاں کھڑکی  
 کے زبردستی کھولنے کے کوئی نشانات ہیں۔ یہ سنتے ہی راڈی  
 ادھر دوڑا گیا۔ اور خود اسٹورٹ پھر ادھر ادھر ڈھونڈنے لگا۔ کہ  
 آخر اس کا ہاتھ ایک چمکتی ہوئی چیز پر پڑا جس کو اس نے بغیر دیکھے  
 بھالے اپنی واسکٹ کی جیب میں ڈال لیا جبکہ عین اسی وقت راڈرک

دروازہ کھولا اور اندھیری گلی میں چارلی کو ڈھکیل کر پھر اندر سے  
 دروازہ کو مقفل کر دیا جس میں غنیمت کی احتیاط سے کام لیا گیا تھا  
 کہ قتل کے منہ پر بھی دھات کا کسانا دار ٹکڑا لگا ہوا تھا۔ جو بھی  
 کو دبائے سے بہت جاتا اور پھر اپنی جگہ آ جاتا تھا۔ لوکس نے دیا سلائی  
 جلائی اور ڈولپ تیز روشنی کے جلانے لگا۔ لوکس تو اوہر لمپ جلانے  
 میں مشغول تھا۔ اور اوہر چارلی تعجب سے اپنے ارد گرد دیکھ رہا تھا  
 بیچارہ چارلی یہ سن کر متعجب نہ ہوا تھا کہ اس کی ماہ گذشتہ کی  
 آرام وہ نوکری کا خالتمہ عنقریب ہے۔ اور وہ ماہوار رقم جو اس کی  
 بوڑھی والدہ کو ”برڈ فیسٹ“ بھیجے جاتے تھے۔ جس کا بڑا حصہ وہ  
 شراب کی نظر کرتی اور اصل کمائے ہوئے نہ تھے۔ اور اسے اس  
 بات میں کوئی شک نہ تھا کہ حضرت لوکس سے اس بات کی امید نہ  
 رکھنی چاہئے کہ وہ اب تیس روپے یا دو اسٹرنی ماہوار اس کی غریب  
 والدہ کو بھیجے گا۔ کیونکہ اس معمولی کام کو وہ محض ان بلڈاگ کتوں  
 سے جو دن رات جنگل میں پھرا کرتے تھے بخوبی لے سکتا تھا۔

سچ تو یہ ہے کہ مرزا آتاپے جینے کا نہیں

لیوے احسان کبھی کوئی کہنے کا نہیں

وہ اپنی اول نگاہ میں نہ معلوم کر سکا کہ اُسے یہاں کیا کرنا پڑیگا  
 جب کہ صرف ایک مضبوط میز کھڑوری دیوار کے پاس رکھی تھی۔ اور  
 اس پر مختلف اقسام کی چھوٹی بڑی پڑیاں اور غڈل رکھے ہوئے تھے



جب وہ گٹھری جل کر راکھ ہو گئی اور بجھتے ہوئے انگاروں میں مل گئی تو اس نے تسلی سے دست پناہ کو ایک طرف رکھ دیا۔ اور ایک پُر فن مسکراہٹ سے چارلی کی طرف مخاطب ہوا۔

لو مکس۔ دیکھو اب ہوا صاف ہو گئی۔ اور اگر سچ پوچھو تو وہ بدبو جو چمنی کی راہ غائب ہو گئی ہے تمہاری روزی کا سبب ہوئی تھی اب تک تمہاری والدہ مسز ہیکسٹ نے اچھی طرح مزے اڑائے ہیں مگر اب تم کو ذرا محنت اور جانفشانی کرنی پڑے گی۔

لو آؤ۔ میرے ساتھ آؤ۔ تا بعد از چارلی اس کے پیچھے ہو لیا وہ ایک پختہ چھتے ہوئے راستہ سے گذر کر جھونپڑے کی پچھلی طرف جا پہنچے۔ جس کے دوسرے سرے پر ایک پختہ مگر زمانہ کے ہاتھوں ستایا ہوا مکان تھا۔ جو شاید غلہ کے گودام کا کام دیتا ہو۔ لیکن فی الحال تو وہ کسی اور کام کے واسطے استعمال کیا جاتا تھا۔ کیونکہ اس کی کھڑکیاں و روشندان سب غائب تھے۔ اور ان سب کی جگہ ایک بڑا موٹا مضبوط شیشم کا دروازہ لگا ہوا تھا جو اس قدر تنگ تھا کہ اس میں سے ایک آدمی بمشکل گذر سکتا تھا۔ اور جس کی یہ سب ارادتا احتیاطیں صاف ظاہر کر رہی تھیں کہ باہر سے دیکھنے والے کو اندر کا حال کسی حالت میں بھی نہ معلوم ہونے کے واسطے یہ بندشیں کی گئی ہیں۔

لو مکس نے جیب سے ایک نئی اور عجیب ساخت کی کنجی نکال کر

لے چار لی کو بہت دیر حیرانی میں نہ رہنے دیا۔ اور جس سے وہ سمجھ گیا کہ اس پر اب جلد کوئی نئی آفت آئی والی ہے۔

نام کا میرے ہے جو دکھ کہہ ہی کو نہ ہوا

کام میں میرے ہے فتنہ کہ جو یر پانہ ہوا

جس وقت چار لی ان پڑیوں اور بندلوں کے سب روی کا غذا

ایک طرف کو نہ میں جمع کر چکا تو لو مکس لے آگے بڑھ کر اپنے دونوں

بجاری ہاتھ اس کے نازک کندھوں پر رکھ دئے۔ اور کہا کیوں بیٹا

کیا یہ ایک چھوٹی سوئی نمائش نہیں ہے؟

چار لی (خوف زدہ ہو کر دھیمی آواز میں) جناب میں کچھ نہیں جانتا اور

نہ اس کا کچھ نام رکھ سکتا ہوں؟

لو مکس مگر تم اس قدر ہوشیار ہو کہ سوچ کر اچھا نتیجہ نکال سکتے ہو۔

چار لی۔ سوائے اس کے میں اور کیا کہہ سکتا ہوں کہ ایک تو تصویر آثار

لے نکال کر ہے اور ایک چھپا پاخانہ شاید آپ کوئی تصویر دار رسالہ

نکالنا چاہتے ہیں؟ اس وقت لو مکس کے ظاہر خوشگلی کے آثار بتا رہے

تھے کہ وہ ہمارے جواب مانگتا ہے۔ اور چار لی نے انکار کر کے اس کو اوپر

پر غصہ نہ کرنا چاہا۔ سو جھٹ جس طرح بنا جواب دیدیا۔

لو مکس نے خوشگلی سے اس بیچارے کو دھکا دے کر ایک طرف

کر دیا۔ اور کہنے لگا ہواہ ری ساؤ گی گویا کچھ جانتا ہی نہیں۔ گویہ مجھے

خوب معلوم ہے کہ بوڑھا جان کچھ ایسے اعلیٰ دماغ کا آدمی نہ تھا

جنہوں نے اُسے خانی بالوں والے گاڑیوں کو وہ بھاری صندوق لانا یاد دلایا۔ جو اُس کے جنگل میں پہنچنے کے دوسرے ہی روز آیا تھا اور جو بہت بڑا ہونے کی وجہ سے چارلی جب سو گیا تو رات کو کھولا گیا تھا۔ کہ جس کا چارلی کو کبھی خیال بھی نہ گذرا تھا۔ اور جس کو دیکھ کر راکرک باسٹ کو اُس کا راز دریافت کرنے کا شوق چرایا تھا چارلی کی مشتاق آنکھوں نے ابھی ایک سیرھی کو دیکھا تھا۔ جو بالا خانہ کے کمرہ میں جانے کو بنائی گئی تھی۔ کہ جسفر لوکس نے (جس نے اب ہر دو لمپ روشن کر لئے تھے) اس کو اپنی طرف متوجہ کیا۔

لوکس۔ چارلی ادھر آؤ۔ مجھے ان بندلوں پٹریوں کے کھولنے میں مدد دو۔

چارلی نیز کے قریب گیا۔ اور حسب احکم اُن بندلوں اور پٹریوں کو کھولنے لگا جو اُسے بتائے گئے تھے۔ جبکہ خود لوکس دوسروں کے کھولنے میں مشغول تھا۔ یہاں تک دونوں کی لگاتار محنت نے میز پر ایک اچھا خاصہ نمائشی ابنار لگا دیا۔ اور جس سے ظاہر اُن کا کوئی تعلق یا لگاؤ نہ معلوم ہوتا تھا۔ مثلاً ایک بڑھیا تصویر اتارنے کا کمرہ ہاتھ سے چلانے والا ایک پریس۔ (چھاپا خانہ) تیزاب کے بھرے ہوئے کئی پیام نقل کرنے کے سیکڑوں کا غذائے کی پتلی چادریں کئی قسم کے چھوٹے چھوٹے لکڑی کے ٹکڑے اور مختلف قسم کے نیز خولبورت اوزار تھے جو چارلی نے کبھی پہلے نہ دیکھے تھے۔ لوکس کے پُر غضب نقش و نگا

کسی اور کو تلاش کر لیں۔

بد معاش لوکس بھلا ان باتوں کو کسب برداشت کر سکتا تھا۔  
 اُس نے یہ سن کر ایک ایسا سانس کھینچا۔ اس کے ہونٹ فولادی  
 جوہے وان کی طرح مل گئے۔ اس کے چہرہ پر سیاہ خون دوڑ گیا۔ اور  
 وہ یکایک غصہ میں کا پنے لگا۔ اور سیدھا کھڑا ہو کر اپنے باغی مددگار  
 کو گھورنے لگا۔

اس کی یہ حالت دیکھ کر چارلی اپنا جھگڑا تو بھول گیا اور خیال  
 کرنے لگا کہ کہیں وہ بیہوش ہو کر اس پر نہ گر پڑے۔ مگر لوکس اپنی  
 اس حالت پر جلد غالب آ گیا۔ کتے کی طرح بھونکا۔ اور دانت مسوڑا  
 تک کھول کر بولا اچھا تو تمہارا یہ سلاپ ہے۔ مگر تم کو معلوم رہے  
 کہ میں نے سیکڑوں اس سے بھی زیادہ سخت حالتوں کا تجربہ کر کے  
 ان کو ذرا سی دیر میں رام کر دیا ہے۔ اور میں تم کو جتا ہوں کہ تم  
 اپنی ضد پر پتہ چاؤ گے۔ اور ابھی دوسرا گیت گانے لگو گے۔ اوں نویں  
 تم کو خوب ماروں گا۔ اور اگر اس سے بھی تم پر کچھ اثر نہ ہوا تو تمہارے  
 پاؤں کو گرم پوہے کی سلمات سے داغوں گے۔ اور آنا کہنے کے ساتھ ہی  
 اُس نے جھپٹ کر چارلی کے کوٹ کا کالر اس زور سے پکڑا کہ  
 ہے چارلی کا کوٹ کھینچ گیا۔ اور اس کا گورا بدن و سینہ تنگ ہو گیا  
 جسے جھٹ پٹ چارلی نے چھپانے کی کوشش کی۔ مگر بے سود  
 جبکہ وہ دیونا دھیرت زدہ ہو چھپے ہوئے رہا۔ اور کہا خداوند ایہ کیا کرنا

اپنے بھئیوں اور بڑھائے کی چیزوں کے سوا اور کچھ نہ جانتا تھا۔ مگر چارلی میں تم کو ایسا کوڑ مغز خیال نہ کرتا تھا۔ کہ تم اس انبار کا مطلب نہ سمجھو گے۔ (اور ساتھ ہی جھک کر بلدی سے چارلی کے کان میں کچھ کہا۔ اور پھر سیدھا طہرا ہو کر اپنے ان نفطوں کا اثر دیکھنے لگا) سب سے اول جس چیز نے چارلی پر قبضہ کیا وہ ایک ہلکا گلابی سرخ رنگ تھا جو اس کے گالوں اور سب چہرہ پر دوڑ گیا۔ دوسرے اس کے نازک ہونٹ ہلتے نظر آئے۔ اور تیسرے بدلانے کا خیال جسے کہ فوراً کزردہ نو جوان چارلی کو (جس طرح کہ دودھ میں روٹی بھول جاتی ہے) اگر پورے آدمی کے قد کا نہیں تو اس سے پھوٹا بھی نہیں بنا دیا۔ کیا تم مجھے یہاں اپنے اس کام کی مدد کے واسطے لائے ہو؟

لوگس۔ ہاں اب تم طلب پر پہنچے۔ (اور ایک دم لال انکارا ہو کر پیشانی چڑا ہالی۔ اور بھویں تان لیں۔ جسے بیچارہ چارلی دیکھ کر کانپ گیا)

چارلی۔ تو تب میں جیسا کہ تم چاہتے ہو نہیں کروں گا۔ ہاں میں اپنے بزرگ سبب کو اگردہ مجھے مدد کا خواہاں ہوتا تو دیتا۔ کیونکہ وہ مجھے پدری محبت سے پیار کرتا تھا۔ اور میرے آرام کے لئے اپنی بن کو تکلیف میں ڈالتا تھا۔ لیکن ہمارے ایسے ایک جینی کے واسطے نہیں۔ کبھی نہیں۔ خواہ میری بوڑھی والدہ کو تکلیف ہی کیوں نہ آٹھانی پڑے۔ پس جناب عالی آپ اس کام کے واسطے



کا پہلو لئے ہوئے تھی کیونکہ قلعہ لانکلور کے فی الحال اجنبی رہتے  
 دانے لئے حیور می کو جس کا کہ وہ خود بھی ممبر تھا، بجائے اچھا کہنے کے  
 بہت کچھ اُن کے خلاف کہا تھا۔ وہ عالیشان عمارت جس میں وہی  
 و اعلیٰ آتے رہتے تھے۔ اور شریف النفس بوڑھا سر جارج ٹریسٹلم  
 رہتا تھا۔ اب ایک نمونہ شر ہو رہی تھی۔ اور اس میں بجائے شریفوں  
 کے تمام پر ویسی کہنے۔ بد ذات۔ اور بچے آدمی بھرے ہوئے تھے  
 ان نام یافتوں کے بجائے بھی جب حکام اپنے دئے ہوئے حکم  
 کو منسوخ کر دئے اور ارضی ہوں اور جہاں پوچھنے کی کوئی ضرورت  
 نہ ہو۔ اور خود گاؤں کا ہر ایک آدمی کہے کہ وہ مذکورہ بالا شخص کو  
 اچھی طرح جانتا ہے۔ اور ساتھ ہی یہہ کوئی تعجب کی بات نہیں کہ  
 اس کا کوئی دشمن بھی ہو اچھے سے اچھے گاؤں میں بھی ضرور چند  
 متعصب لوگ پائے جاتے تھے۔ اور پھر شروٹ ہی سے اس وارڈ  
 کی کارروائی معزز ہاتھوں میں نہ تھی۔ اور جب تک اعلیٰ حاکم فٹیش  
 کنندہ نہ آ لیا کچھ انصاف نہ ہوا۔ اور جس کسی نے یہ الزام سنا بالکل  
 حیرت زدہ ہو گیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر سب کارروائی  
 صرف گواہوں پر ہوتی تو ضرور کتھا نہ پادری لانگڈن ٹریسٹلم پر قتل  
 عہد کا جرم لگ جاتا۔

پولیس کو یہ اچھی طرح یقین ہو گیا تھا کہ ہزار ہوں پر وہ آدمی قاتل تھا  
 اور اس بات کا کوئی ثبوت نہ تھا کہ مرحوم پادری اور لانگڈن عبادت

ہے۔ یہ تو لڑکی ہے۔

اودھر چارلی کچھ جواب تو نہ دے سکا مگر زار و قطار روئے لگا۔ جس کے پر جوش آنسوؤں نے گھڑی بھر کو اس بیرحم کو بھی نرم کر دیا۔ مگر وہ کینخت بھلا ایسا نرم کب ہوئے کو تھا کہ اسے چھوڑ دے لیکن اس نے جلدی بالا خانہ کی سیر بھی کی طرف اشارہ کیا۔ اور تھکانہ لہجہ میں کہا اس پر چلی جاؤ۔ میری خاتون۔ تم کو اب مختلف سلوک کی ضرورت ہے۔ جس کے پائے پر یقین ہے کہ تم سنبھل جاؤ گی۔ ورنہ کئی طریقے ایسے ہیں کہ عورتوں کی غنڈہ بہت جلد توڑی جا سکتی ہے لیکن تم سے مجھے امید ہے کہ تم مجھے ویسا کر نیکا موقع نہ دو گی۔ یہ کہہ کر سر کو ذرا جھکایا۔ اور چلا گیا۔ لیکن باہر دروازہ میں قفل لگا تا گیا۔

صبر کرتے ہی بنے گی غالب

واقعہ سخت اور جان عزیز

## گیارہواں باب

(بچھایا ہوا طوفان)

روز بے تاب دل زار کو آزار نیا      ذی ہنر جو ہیں وہ بیکار نہیں رہتے ہیں  
میل ہر سٹ کے کلاں پادری کے قفل کی تفتیش ختم ہو گئی  
تھی اور حوصاف طور پر اس محبت بھرے مشہور خاندان ٹرننگ